رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵
ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللہ اکبر

الفضل قادیان
روزنامہ

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی
تار کا پتہ الفضل قادیان
شرح چندہ پیشگی: سالانہ ... ششماہی ... سہ ماہی ...
قیمت فی پرچہ ایک آنہ
قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہندوستان ...

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۵ | ۲۴ جمادی الثانی ۱۳۵۶ھ | یوم چہارشنبہ | مطابق یکم ستمبر ۱۹۳۷ء | نمبر ۲۰۳

مدینۃ المسیح

قادیان ۳۰ اگست ۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خدا تعالےٰ کے فضل سے خیر و عافیت ہے ۔

جناب خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر بیت المال لاہور تشریف لے گئے ہیں ۔

مولوی ابو العطا ء صاحب جالندھری کی والدہ صاحبہ بعارضہ ٹائیفائیڈ سخت بیمار ہیں ۔ احباب دعائے صحت کریں ۔

ملک فضل حسین صاحب مینیجر بک ڈپو ایک لمبے عرصہ سے بعارضہ فالج بیمار ہیں ۔ اگرچہ پہلے کی نسبت انہیں افاقہ ہے ۔ مگر تا حال بایاں ہاتھ بالکل کام نہیں کرتا ۔ احباب موصوف کی صحت کے لئے دعا کریں ۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

فنا فی اللہ ہونے کی حالت میں انسانی نفس ناقۃ اللہ کہلاتا ہے

"اللہ جلشانہٗ ایک مثال کے طور پر ثمود کی قوم کا ذکر کر کے فرماتا ہے ۔ کہ انہوں نے بباعث اپنی جبلی سرکشی کے اپنے وقت کے نبی کو جھٹلایا ۔ اور اس کی تکذیب کے لئے ایک بڑا بدبخت ان میں سے پیش قدم ہوا ۔ اس وقت کے رسول نے انہیں نصیحت کے طور پر کہا ۔ کہ ناقۃ اللہ یعنی خدا تعالےٰ کی اونٹنی اور اس کے پانی پینے کی جگہ کا تعرض مت کرو ۔ مگر انہوں نے نہ مانا اور اونٹنی کے پاؤں کاٹے ۔ سو اس جرم کی شامت سے اللہ تعالےٰ نے ان پر موت کی مار ڈالی اور انہیں خاک میں ملا دیا ۔ اور خدا تعالےٰ نے اس بات کی کچھ بھی پرواہ نہ کی ۔ کہ ان کے مرنے کے بعد ان کی بیوہ عورتوں اور یتیم بچوں ۔ اور بے کس عیال کا کیا حال ہوگا ۔ یہ ایک نہایت لطیف مثال ہے ۔ جو خدا تعالےٰ نے انسان کے نفس کو ناقۃ اللہ سے مشابہت دینے کے لئے اس جگہ لکھی ہے ۔ مطلب یہ ہے کہ انسان کا نفس بھی درحقیقت اسی غرض کے لئے پیدا کیا گیا ہے ۔ کہ تا وہ ناقۃ اللہ کا کام دے اور اس کی فنا فی اللہ ہونے کی حالت میں خدا تعالےٰ اپنی پاک تجلی کے ساتھ اس پر سوار ہو ۔ جیسے کوئی اونٹنی پر سوار ہوتا ہے ۔ سو نفس پرست لوگوں کو جو حق سے موُنہہ پھیر رہے ہیں ۔ تہدید اور انذار کے طور پر فرمایا ۔ کہ تم لوگ بھی قوم ثمود کی طرح ناقۃ اللہ کا سقیا یعنی اس کے پانی پینے کی جگہ جو یاد الٰہی اور معارف الٰہی کا چشمہ ہے جس پر اس ناقہ کی زندگی موقوف ہے ۔ اس پر بند کر رہے ہو ۔ اور نہ صرف بند ۔ بلکہ اس کے پیر کاٹنے کی فکر میں ہو ۔ تا وہ خدا تعالےٰ کی راہوں پر چلنے سے بالکل رہ جائے ۔ سو اگر تم اپنی خیر مانگتے ہو ۔ تو زندگی کا پانی اس پر بند مت کرو ۔ اور اپنی بے جا خواہشوں کے تیر و تبر سے اس کے پیر مت کاٹو ۔ اگر تم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور

جماعت احمدیہ لاحت جنوبی سماٹرا کا اظہار اخلاص

احمدیان لاحت جنوبی سماٹرا نے ۱۳ اگست ۱۹۳۷ء بروز جمعہ شام کے وقت جلسہ کرکے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سے اخلاص کا اظہار کرتے ہوئے حسب ذیل قرار دادیں پاس کیں۔

(۱) ہمیں الفضل میں یہ پڑھ کر بہت رنج ہوا کہ شیخ عبد الرحمن مصری غیرہ نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے خلاف علم بغاوت بلند کرکے اپنے آپ کو اس بات کا مستحق بنالیا ہے۔ کہ وہ جماعت احمدیہ سے خارج ہو جائیں۔

(۲) ہم یقین رکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وہ الہامات جن میں آپ کو ایک ایسا اولوالعزم لڑکا دینے کا وعدہ ہے۔ جو حسن و احسان میں آپ کا نظیر ہوگا۔ وہ صرف اور صرف حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ہیں جو اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دوسرے خلیفہ ہیں۔

(۳) ہم احمدیان انڈونیسیا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے کامل طور پر مطیع اور اطاعت شعار ہیں۔

(۴) ہم جماعت سے علیحدہ ہونے والوں کو ان ٹہنیوں کی طرح سمجھتے ہیں۔ جو درخت سے خشک ہو کر گر جاتی ہیں۔

(۵) ہم حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سے درخواست کرتے ہیں کہ آپ ایسے منافقوں کے متعلق جو اس وقت تک حضور کے رحم اور درگزر سے بے جا فائدہ اٹھاتے رہے ہیں۔ ایسا انتظام فرمائیں کہ وہ پھر کبھی سد راہ نہ بن سکیں۔

(۶) ہم یہ مخلصانہ قرار دادیں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔ اور جناب ایڈیٹر صاحب الفضل سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ براہ مہربانی ان کو اخبار میں شائع کرکے ممنون فرمائیں۔

ہم ہیں خاکساران احمدیان لاحت جنوبی سماٹرا۔ دستخط پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ

آریہ پرچارک شانتی سروپ کو چھ ماہ قید کی سزا

آریہ سماج کے پرچارک شانتی سروپ پر جماعت احمدیہ کے بانی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف قادیان میں نہایت دل آزار تقریر کرنے کی وجہ سے زیر دفعہ ۱۵۳ الف جو مقدمہ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب گورداسپور کی عدالت میں دائر تھا۔ آج اس کا فیصلہ سنایا گیا۔ شانتی سروپ کو چھ ماہ قید بامشقت کی سزا دی گئی۔

میاں عزیز احمد کا مقدمہ

گورداسپور۔ ۳۰ اگست۔ آج میاں عزیز احمد کا مقدمہ سشن جج صاحب بہادر گورداسپور کی عدالت میں پھر پیش ہوا۔ استغاثہ کے بقیہ گواہوں کے بیانات ہونے کے بعد بحث ہوئی۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ کل فیصلہ سنا دیا جائے گا۔

احمدیت کا زمانہ ماضی اور حال

تاجدارِ انبیا ختم الرسل خیر الانام
مدح میں مصروف ہیں جنکی ملائک صبح و شام

قوتِ قدسی تو دیکھو علمائے دوراں ہوا
آپکے فیضان سے امت میں حضرت کا غلام

جس خدا نے بھر کے ساغر سارے نبیوں کو دیا
اس زمانہ میں پلایا میرزا کو بھی وہ جام

میرزا تک ہی نہیں محدود اسکی نعمتیں
بلکہ اتممت علیکم سے عیاں ہے فیضِ عام

پھر یہ فیضِ عام جاری ہے ہمیشہ کے لئے
غور سے دیکھو تو کہتا ہے یہی اسکا کلام

کسطرح ممکن ہے ہو فیضان اسکا منقطع
جبکہ ہو فیاض کو دعوئے فیضانِ دوام

جسنے انعمت علیہم کی سکھائی خود دعا
کیسے کرسکتا ہے وہ انعام آئندہ حرام

دین و نعمت تو کرے کامل ہمارے واسطے
پھر رکھے محروم ہمکو یہ ہے اک سودائے خام

میرزا کے بعد نور الدینِ اعظم کو کیا
جانشینِ میرزا دونوں پہ ہوں لاکھوں سلام

نوردیں وہ نوردیں جس کی شعاعِ نور سے
قادیاں کے آجتک روشن ہیں صحن و سقف و بام

بعد ازیں آیا بشیر الدین والدنیا کا عہد
آپ نے لی ہاتھ میں جونہی خلافت کی زمام

سب یزیدی یوں بھاگے چھوڑ کر دارالاماں
پا گئے جرمِ بغاوت میں سزا حبسِ دوام

جاتے جاتے لے اڑے وہ قوم کا قرآن بھی
سامنے آئے! کسی کو ہو اگر اس میں کلام

پھر تعجب ہے کہ دس آنہ کے پیسے چھوڑ کر
پی گئے یہ معتبر قومی رقم بھی دام دام

ان کے بعد اک اور فتنہ نے نکالا سر یہاں
کچھ سویّاں مستری تھے مفتری اور بد لگام

مدتوں تک قادیاں میں وہ منافق تھے مقیم
کر گیا پھر کوچ یہ بھی کاروانِ تیز گام

کچھ دنوں کے بعد یاں بھیجا گیا احرار کو
وہ جو نعرے مار کر لیتے تھے تکبیروں کے دام

ایک عرصہ تک بڑی اودھم مچائی تھی مگر
لے گئے تشریف آخر وہ بھی بے نیلِ مرام

آج اس محمود کی اٹھے مذمت کے لئے
یہ کچھ نمک خوارانِ دیرینہ ایازانِ کرام

ان کی اس وارفتگی پر بول اٹھے سب سامعین
اللہ اللہ مینڈکی کو بھی لگا ہونے زکام

"جو خدا کے ہیں انہیں للکارنا اچھا نہیں"
ہے یہ قولِ نائبِ خیر البشرؐ خیر الانامؐ

معرفت آور نہیں ہرگز کتابوں کا عبور
سمّ قاتل ہے بجز عرفانِ علمِ ناتمام

خاک کے پتلے ہیں بیشک لغزشیں ہیں ساتھ ساتھ
ان کے ہی حصہ میں نکلا قلدسی یہ خوش خرام

اب بھی دے توفیق توبہ اسکو تو رب الرحیم
کیا تعجب صبح کا بھولا ہوا گھر آئے شام

بس حسنؔ خاموش ہو جا۔ یہ مقامِ خوف ہے
یوں بھی ہو سکتا نہیں مرغوب طولانی کلام

حسن رہتاسی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۲۴ جمادی الثانی ۱۳۵۶ھ

اتحاد کانفرنس کی کامیابی

وزیر اعظم پنجاب کی تجویز فرمودہ اتحاد کانفرنس کی ہیئت ترکیبی کے مختلف حلقوں نے اپنے اپنے نقطہ نگاہ سے جو نقائص بتائے اور جو اعتراضات کئے گئے ہیں۔ ان کے جواب میں یونینسٹ پارٹی کے واحد ترجمان معزز معاصر "انقلاب" نے کئی ایک مضامین شائع کئے ہیں۔ اور معترضین کو مطمئن کرنے کے لئے متعدد باتیں پیش کی ہیں۔ مثلاً نمائندہ کانفرنس نہ ہونے کے نقص کو تسلیم کرتے ہوئے جہاں یہ لکھا۔ کہ:-

"ابتدائی اتحاد کانفرنس کے لئے کسی خاص سکیم کے ماتحت دعوت نامے جاری نہیں ہوئے تھے۔ بلکہ حالات کی نزاکت کو سامنے رکھتے ہوئے مختلف زاویہ ہائے نگاہ کے نمائندوں کو عاجلاً بلا لیا گیا تھا"

وہاں یہ تسلی بھی دی ہے۔ کہ:-

"بڑی کانفرنس میں زیادہ سے زیادہ اصحاب کو بلایا جائے گا۔ اس لئے کہ یہ اجتماع جتنا زیادہ نمائندہ ہوگا۔ اس کے فیصلے اتنے ہی زیادہ محکم اور قطعی ہوں گے"

اگر کوئی ایسا اجتماع ہو سکے۔ اور اس میں اختلافی مسائل کے متعلق "اطمینان بخش فیصلے" ہو سکیں۔ تو یہ نہایت ہی خوشی کی بات ہوگی لیکن آثار اور قرائن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اہل پنجاب کے لئے خوش قسمتی کی وہ گھڑی ابھی بہت دور ہے۔ جبکہ مختلف فرقوں کو اتحاد و اتفاق کی صحیح قدر و قیمت کا احساس ہو۔ اور وہ رواداری اور حسن سلوک کے ساتھ زندگی بسر کرنے پر آمادہ ہوں۔

معاصر "انقلاب" نے شرکائے کانفرنس میں سے تین اصحاب کو خاص طور پر اہمیت دیتے ہوئے اور انہیں پنجاب میں تعمیر ہونے والے قصر اتحاد کی بنیادی اینٹ قرار دے کر ستفہامیہ پہلو اختیار کرتے ہوئے لکھا تھا:-

"ہندوؤں۔ مسلمانوں۔ اور سکھوں کے درمیان کوئی مستقل اور اطمینان بخش سمجھوتا ماسٹر تارا سنگھ۔ مولانا ظفر علی خاں اور بھائی پرمانند کے بغیر ممکن ہے"

گویا جب تک ان ہر سہ اصحاب کی رضامندی حاصل نہ کر لی جائے۔ ان کے مشورہ اور صلاح کو مدنظر نہ رکھا جائے۔ اور ان کے منشاء کے مطابق کارروائی نہ کی جائے۔ اس وقت تک فرقہ وارانہ لڑائی جھگڑوں کے بند ہونے کی کوئی صورت ہی نہیں ہے۔ مگر جو کانفرنس ایسے لوگوں کی رضا جوئی کے لئے منعقد کی جا رہی ہو۔ جن کی تقریروں اور تحریروں کے متعلق مختلف اطراف سے یہ صدا آ رہی ہو۔ کہ ان کی وجہ سے "پنجاب کا خرمن امن تباہ و برباد ہو چکا ہے" اس کی کامیابی کی توقع کیونکر کی جا سکتی ہے۔ اور جب مجلس اتحاد کے ان تینوں ستونوں کے سابقہ طریق عمل کو نظر انداز کرتے ہوئے موجودہ رویہ پر ہی نظر کی جائے۔ تو صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ اتحاد کی بیل کا منڈھے چڑھنا امر محال ہے۔

مولوی ظفر علی صاحب کے انہی ایام کے اس کارنامہ کا ذکر ہم مفصل طور پر پہلے کر چکے ہیں۔ جو انہوں نے اپنے اخبار کا "قادیان نمبر" شائع کر کے سرانجام دیا۔ اور بتا چکے ہیں۔ کہ کس بے باکی۔ اور بے دردی سے "زمیندار" میں جماعت احمدیہ کے ہادی اور پیشوا کے خلاف بد زبانی کی گئی ہے۔ جو شخص دوسروں کے مذہبی جذبات کو اس طرح کچلتا اور ان کے دل اس طرح دکھا سکتا ہے۔ اسے اتحاد کانفرنس کا ایسا رکن سمجھنا جس کے بغیر وہ قائم ہی نہ رہ سکتی ہو۔ نہایت ہی حیرت انگیز امر ہے۔

"انقلاب" کے نزدیک مجلس اتحاد کا دوسرا لازمی رکن ماسٹر تارا سنگھ صاحب ہیں۔ انہوں نے اخبارات میں نہ صرف اس جنگ کا ذکر کر دیا ہے۔ جو اتحاد کانفرنس میں ان کے اور سر سندر سنگھ صاحب کے درمیان واقعہ ہوئی۔ بلکہ یہ بھی لکھ دیا ہے کہ انہوں نے مساجد کے پاس باجا نہ بجانے کی تجویز کی سخت مخالفت کی۔ اور سر سکندر حیات خاں سے کہہ دیا۔ کہ اگر ہمارے مذہبی مفاد پر آنچ آئے۔ تو بے شک یہ مجلس اتحاد ٹوٹ جائے۔ اور راولپنڈی کی گوردوارہ سنگھ سبھا نے حال میں یہ قرارداد پاس کی ہے۔ کہ:-

"ہر وقت مسجد کے سامنے باجہ بجانا سکھوں کا پیدائشی حق ہے۔ اور وہ نسلاً بعد نسل ایسا کرتے آئے ہیں۔ اور آئندہ بھی کسی قیمت پر اس حق سے دست بردار ہونے کے لئے تیار نہیں"

اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ مجلس اتحاد کی ایک معمولی تجویز کے متعلق سکھوں کے کیا خیالات ہیں۔ اور ان کے نمائندہ ماسٹر تارا سنگھ صاحب کی کیا روش ہے۔ ان حالات میں اگر مجلس اتحاد اپنے مقصد و مدعا میں کامیاب ہو سکے۔ تو یہ ناممکن کو ممکن بنانے والی بات ہوگی۔

تیسرے رکن بھائی پرمانند جی کے اتحاد کانفرنس کے متعلق جو خیالات ہیں۔ وہ ان کے اخبار "ہندو" کے حسب ذیل اقتباس سے معلوم ہو سکتے ہیں۔ اخبار مذکور لکھتا ہے:-

"سر سکندر حیات خاں معاف کریں۔ یونٹی کانفرنس ناکام رہی ہے۔ اور اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ کانفرنس نمائندہ نہ تھی۔ اس میں ہندوؤں کو پوری نمائندگی نہیں دی گئی۔ جس سے ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ یہ کانفرنس بچوں کا کھلونا ہے۔ ہم سر سکندر حیات خاں کو مشورہ دیں گے۔ کہ اگر وہ کانفرنس کرنا ہی چاہتے ہیں۔ تو پہلے اسے نمائندہ بنائیں۔ اور اس کے بعد ٹھوس کام کریں۔ شرائط اور صلح نامے کرنے سے کوئی مفید نتیجہ برآمد نہیں ہوگا"

یہ رائے ذنی بھی کوئی امید افزا نہیں ہے۔

جب اتحاد کانفرنس کے ان خاص ارکان کے یہ حالات ہیں۔ جن کے بغیر بالفاظ "انقلاب" ہندوؤں مسلمانوں اور سکھوں میں کوئی معمولی سمجھوتہ ممکن ہی نہیں۔ تو پھر کون کہہ سکتا ہے۔ کہ اس اتحاد کانفرنس کا بھی وہی حشر نہ ہوگا۔ جو پہلی اسی قسم کی کانفرنسوں کا ہوتا رہا ہے۔

سکھ اور حکومت پنجاب

مسلمانان پنجاب میں یہ احساس روز بروز بڑھتا جا رہا ہے۔ کہ گورنمنٹ پنجاب سکھوں کے متعلق اس قدر نرمی اختیار کئے ہوئے ہے۔ جو مسلمانوں کے لئے سخت نقصان رساں ثابت ہو رہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مولوی ظفر علی صاحب کو بھی "حکومت سکھوں کے آگے کیوں جھکتی ہے" کا جواب دینے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ چنانچہ انہوں نے ایک اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ اس کا باعث سکھوں کی تنظیم اور گوردوارہ ایکٹ ہے جس کے بل بوتے پر وہ دل کھول کر روپیہ خرچ کر سکتے ہیں۔ اور ساتھ ہی مسلمانوں کو تلقین کی۔ کہ مسلمان اپنے تمام فروعی اختلافات اور جماعتی تقسیم کو بالائے طاق رکھتے ہوئے ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو جائیں۔ ورنہ وہ وقت دور نہیں۔ کہ تمہارے ساتھ بھی وہی سلوک روا رکھا جائے گا۔ جو یہاں کی قدیم بھیل اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملفوظات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

ماضی کے خطرات سے بچنے اور مستقبل کو درست رکھنے کے لئے تقویٰ اللہ و قولِ سدید اختیار کرنے کی نصیحت

۲۶ اگست حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے دو نکاحوں کا اعلان کرتے ہوئے حسب ذیل خطبہ ارشاد فرمایا:۔

انسان جب بلحاظ

فہم و فراست اور بلوغت

کمال کو پہنچ جاتا ہے۔ تو اس کی کوششیں دو دائروں میں محدود ہوتی ہیں۔ ایک دائرہ مستقبل کا ہوتا ہے۔ اور ایک دائرہ ماضی کا ہوتا ہے۔ انسان کے دل میں کچھ امیدیں ہوتی ہیں جن کو وُہ پورا کرنا چاہتا ہے۔ اور کچھ ناکامیاں ہوتی ہیں جن کا ازالہ کرنا چاہتا ہے۔ کچھ چیزیں دُور فضا میں ہوتی ہیں جنہیں وُہ اپنے

مطمح نظر کے مُطابق

دیکھتا ہے۔ اور کچھ قیدیں ہوتی ہیں جو اُسے گزشتہ زمانہ کی طرف کھینچ کرلے جاتی ہیں۔ اور اس کی رفتار کی تیزی کو کم کر دیتی ہیں۔ یہ دو چیزیں ہیں جن میں سے ایک۔ انسان کو ترقی اور بلندی کی طرف لے جاتی ہے۔ اور دوسری اسے مشکلات میں ڈالتی۔ اور ترقیات سے دُور رکھتی ہے۔ اِدھر انسان کو

مستقبل کا خیال

آتا ہے۔ اور اپنی اصلاح کرنے لگتا ہے۔ تو اُدھر ماضی کا خیال اس کی اصلاح میں روکاوٹ پیدا کر دیتا ہے۔ غرض انسان مستقبل کو دیکھ کر اس پر فریفتہ ہو جاتا اور اپنی زندگی کو اعلےٰ بنانا چاہتا ہے۔ مگر جونہی اس کا خیال ماضی کے حالات کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔ تو وُہ مستقبل پر فریفتگی کو بھول جاتا اور

ماضی کی الجھنوں میں

گرفتار ہو جاتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ اس کا مستقبل بھی خراب ہونے لگ جاتا ہے۔ فرض کرو ایک چالیس سالہ گنہگار آدمی کو توبہ کرنے اور اپنی اصلاح کرنے کی توفیق ملتی ہے۔ تو اس کو گزشتہ

چالیس سال کا زمانہ

بھی یاد آجاتا ہے۔ جو اس کی ترقی میں حائل ہوتا ہے۔ وُہ خود آگے بڑھنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور مستقبل کو بہتر بنانے اور آئندہ اپنی اصلاح کرنے کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ مگر معاً اس کو اپنا تاریک ماضی نظر آجاتا ہے۔ اور پھر ایسا ماحول پیدا ہو جاتا ہے جو اس کی ترقی میں روک بن جاتا ہے اور یہ ماحول اس کو ایسا چمٹا رہتا ہے۔ کہ قدم قدم پر اس کے لئے روکیں پیدا کر دیتا ہے۔

بعض معمولی باتیں ہوتی ہیں۔ مگر اس کی اصلاح کے لئے بہت دقت کی ضرورت ہوتی ہے۔ بُری عادتیں جب انسان چھوڑنا چاہتا ہے۔ تو اسکو بڑی

مشکلات کا سامنا

کرنا پڑتا ہے۔ بعض آدمیوں کو عادت ہوتی ہے کہ وہ تقریر کرتے وقت کندھا ہلاتے ہیں۔ بعض ہاتھ کو حرکت دیتے ہیں۔ بعض سارے جسم کو حرکت دیتے ہیں یہ عادتیں ہیں جو ان میں ابتدا سے ہی پیدا ہو جاتی ہیں۔ اور پھر جب وُہ انکو چھوڑنے کا ارادہ کرتے ہیں۔ تو جلد ہی یہ عادتیں دور نہیں ہو جاتیں۔ بلکہ ایسی عادتوں کو چھوڑنے کے لئے بہت وقت درکار ہوتا ہے۔ انگلستان میں ایک

مشہور لیکچرار

تھا جب وُہ لیکچر دیتا تو کندھا ہلاتا رہتا جو لوگ اس کی تقریر سنتے وُہ کہتے تقریر تو بہت اچھی تھی۔ مگر کندھا ہلنے کی وجہ سے لوگوں کی توجہ تقریر سے ہٹ جاتی ہے۔ آخر اس نے ارادہ کیا کہ اس عادت کو ترک کرے۔ چنانچہ اس نے اپنے کمرہ کی چھت سے دو تلواریں دائیں بائیں لٹکا دیں اور اکیلا کمرہ میں داخل ہو کر اس نے لیکچر دینے کی مشق شروع کر دی۔ دورانِ لیکچر میں جب بھی وہ کندھا ہلاتا تو تلوار اس کے کندھے کو لگتی۔ جب دایاں کندھا حرکت کرتا تو دائیں طرف کی تلوار لگتی اور جب بایاں کندھا ہلتا تو بائیں طرف کی تلوار لگتی۔ آخر ایک عرصہ اس طرح مشق کرنے سے اس کی عادت جاتی رہی جب ایسی

چھوٹی چھوٹی عادتوں کو دُور کرنے کے لئے

انسان کو بہت وقت دینا پڑتا ہے۔ تو بڑی عادات کے ترک کرنے کے لئے کس قدر وقت درکار ہوگا۔ غرض مستقبل کو درست کرنے کے لئے انسان کے راستہ میں بہت سی مشکلات حائل ہوتی ہیں۔ ایک طرف انسان اپنے اعمال درست کرنے کی فکر میں ہوتا ہے۔ اور آئندہ کے لئے

ترقی کی راہ پر گامزن

ہونا چاہتا ہے۔ مگر دوسری طرف اس کی عادات اس کے مستقبل کو خراب کر دیتی ہیں۔ یہ دو حالتیں ویسے تو ہر انسان کو پیش آتی ہیں۔ مگر نکاح کے موقعہ پر نمایاں طور پر سامنے آجاتی ہیں۔ انسان شادی کے ذریعہ اپنے مستقبل کو درست کرنے کی طرف مائل ہوتا ہے۔ مگر پچھلی عادات اور گزشتہ حالات جب اس کے اس ارادہ میں حائل ہو جاتے ہیں۔ تو وہ گھبرا جاتا ہے۔ مگر اس کا حل قرآن مجید میں موجود ہے۔ اور اس آئت کو جس میں اس

مشکل کا حل

موجود ہے۔ رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس موقعہ پر تلاوت کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یا ایہا الذین اٰمنوا اتقوا اللّٰہ وقولوا قولاً سدیداً یصلح لکم اعمالکم ویغفر لکم ذنوبکم ومن یطع اللّٰہ ورسولہ فقد فاز فوزاً عظیما۔ کہ اے انسانو تم جو نکاح اپنے مستقبل کو درست کرنے کے لئے کرتے ہو۔ مگر اس میں ماضی کے حالات حائل ہو جاتے ہیں۔ اور تم مستقبل کو درست نہیں کر سکتے۔ اس کے ازالہ کیلئے ہم تمہیں

دو طریق

بتاتے ہیں۔ جن پر اگر عمل کروگے تو اسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ یصلح لکم اعمالکم ویغفر لکم ذنوبکم وہ تمہارے اعمال کی اصلاح کر دیگا اور تمہارے گناہوں کو معاف کر دیگا یغفر لکم ذنوبکم فرما کر اللہ تعالےٰ نے اس میں یہ بتایا ہے کہ وُہ تمہاری ماضی کی حالت کو درست کر دیگا اور یصلح لکم اعمالکم میں یہ بیان فرمایا ہے کہ وہ تمہارے مستقبل کو درست کر دیگا۔ یعنی آئندہ تمہارے اعمال نیک ہو جائیں گے۔ یہ دو راستے ہیں ایک مستقبل کا اور ایک ماضی کا۔ ماضی کا راستہ انسان کے اختیار میں نہیں ہوتا اور اس پر ایک پردہ پڑا ہوُا ہوتا ہے۔ انسان خود اس پردہ کو نہیں ہٹا سکتا۔ لیکن مستقبل کا راستہ انسان کے اپنے اختیار میں ہوتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے فرمایا یا ایہا الذین اٰمنوا اتقوا اللّٰہ وقولوا قولاً سدیداً۔ کہ اے ایمان والو اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو اور

قول سدید اختیار کرو

اس آیت میں دو نو پہلو بیان کئے گئے ہیں۔ ماضی کا بھی اور استقبال کا بھی۔ ماضی کا پہلو چونکہ انسان کے قبضہ سے نکل جاتا ہے۔ اس لئے اس سے بچنے کے لئے اللہ تعالےٰ نے تقویٰ اللہ کو رکھا۔ کہ ماضی کی مشکلات سے نکلنے اور گزشتہ گناہوں کو معاف کرانے کے لئے اللہ تعالےٰ کا تقوےٰ اختیار کرو۔ اور اسے اپنی ڈھال بناکر

ماضی کے حالات سے لڑو

جب اللہ تعالےٰ ڈھال بن جائے گا۔ تو پھر ماضی کے بداثرات کا اثر بھی جاتا رہے گا۔

اسی طرح دوسرے پہلو سے بچنے کے لئے فرمایا۔ قولوا قولاً سدیداً کہ مستقبل کو درست کرنے کے لئے قولِ سدید اختیار کرو۔ اللہ تعالےٰ نے اس آیت میں یصلح لکم اعمالکم ویغفر لکم ذنوبکم فرماکر یصلح لکم اعمالکم کو یعنی مستقبل درست کرنے کے پہلو کو مقدم کیا ہے اور یا ایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ وقولوا قولاً سدیداً میں

ماضی کے پہلو کو مقدم

کیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ انسانی ذہن کی ترتیب کے لحاظ سے یصلح لکم اعمالکم ویغفر لکم ذنوبکم کے الفاظ بیان کئے گئے ہیں۔ کیونکہ انسان پہلے مستقبل کو درست کرنے کا ارادہ کرتا ہے۔ ماضی کے حالات بعد میں اس کے ذہن میں آتے ہیں۔ اس لئے عمل صالح کو غفران ذنوب پر مقدم کیا گیا ہے۔ اسی طرح یا ایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ وقولوا قولاً سدیداً میں جو اتقوا اللہ یعنی ماضی کے پہلو کو مقدم کیا گیا ہے۔ اور مستقبل کے پہلو کو مؤخر کیا گیا ہے۔ تو اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ یہ

خدا تعالےٰ کی ترتیب

ہے۔ یعنی علاج کے طور پر چونکہ ماضی کا پہلو مقدم ہے۔ اس لئے اس کو مقدم کیا گیا ہے اور مستقبل کا بعد میں ذکر کیا ہے۔ علاج میں پہلے بیماری دُور کی جاتی ہے۔ پھر کمزوری دُور کرنے کے لئے ٹانک دوا دی جاتی ہے سوائے اس بیماری کے جو اپنی ذات میں اتنی غالب ہو۔ جو مریض کو موت کے گھاٹ اتارنے والی ہو۔ پس خدا تعالےٰ نے

غفران کے لئے اتقوا اللہ رکھا

ہے۔ کہ گناہوں کے بخشوانے کے لئے اللہ تعالےٰ کا تقوےٰ اختیار کرو۔ یعنی اللہ تعالےٰ کو بطور ڈھال گناہوں کے مقابلہ میں رکھو۔ تو خدا تعالےٰ خود ان کو دُور کر دے گا۔ ماضی کے گناہوں سے محفوظ ہونے کی مثال ایسی ہی ہے۔ جیسے کوئی شخص پہاڑ کے نیچے کھڑا ہو کر اور پہاڑ کی چوٹی پر کوئی پتھر پھینکے۔ تو لازماً وُہ پتھر کچھ فاصلہ طے کرنے کے بعد اسی شخص کے پاس آ جائے گا۔ اور اس طرح کبھی بھی اس سے نہیں بچ سکیگا مگر جب انسان خدا تعالےٰ کو ڈھال بنا لے گا۔ تو پھر خدا تعالےٰ اس پتھر کو راستہ میں ہی روک لے گا۔ اور اس تک نہیں آنے دے گا۔ اسی طرح مستقبل کی درستی کے لئے قول سدید کو علاج رکھا ہے۔ یعنی جب انسان تقوےٰ اللہ اختیار کرنے سے محبتِ الٰہی دل میں پیدا کر لیتا ہے اور اس سے گزشتہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ تو آئندہ کی اصلاح کا یہ علاج ہے۔ کہ انسان قول سدید اختیار کرے۔ دراصل

قولوا قولاً سدیداً کا مفہوم

یہ ہے۔ کہ اعمال کے متعلق ایسا پختہ فیصلہ کرو۔ جس میں کسی قسم کا دھوکا و فریب نہ ہو قول سدید سچائی سے بڑا درجہ رکھتا ہے سچائی میں بعض اوقات کمی رہ جاتی ہے مگر سداد میں سچ ہی سچ ہوتا ہے۔ کسی قسم کی کمی نہیں ہوتی۔ پس

صداقت اور سداد میں فرق

ہے۔ صداقت کے صرف اتنے معنے ہیں۔ کہ بات واقعہ کے مطابق ہو۔ مگر سداد میں واقعہ کے مطابق ہونے کے علاوہ یہ بھی ہے۔ کہ وُہ صحیح بھی ہو۔ صداقت کے معنوں میں دوسرے شخص کا عیب بیان کرنا بھی آ جاتا ہے۔ اور ہم اس کے متعلق یہی کہیں گے۔ کہ یہ سچ ہے۔ مگر ہم اس کو قولِ سدید نہیں کہیں گے۔ چنانچہ رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس ایک دفعہ ایک شخص آیا۔ اور اس نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ۔ میں ایک شخص کے متعلق سچی بات کہتا ہُوں۔ تو وُہ گناہ کیسے ہو جاتی ہے۔ رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ کہ اگر بات سچ نہ ہو۔ تو پھر وُہ جھُوٹ ہوگا۔ لیکن سچ کہنے میں

اس کا نام غیبت ہوگا

اور وُہ بھی ایک گناہ ہے۔ پس غیبت کے متعلق ہم یہ تو کہہ سکتے ہیں۔ کہ وُہ سچ ہے۔ مگر اُسے قول سدید نہیں کہہ سکتے۔ علاوہ ازیں انسان کے اندر بعض عیوب ہوتے ہیں۔ ان کا ظاہر کرنا گو سچ ہو مگر قول سدید نہیں ہوتا۔ جیسے ایک کانے کو کانا کہا جائے۔ تو یہ سچ ہی ہوگا۔ مگر قول سدید نہیں کہلائے گا۔ کیونکہ قولِ سدید کے اختیار کرنے میں غیبت اور طنز دونوں ترک کرنے پڑتے ہیں اور

شریعت اسلامیہ میں ہمز اور لمز دونوں منع ہیں

چنانچہ غیبت کرنے والے کو گو ہم یہ کہینگے۔ کہ وُہ سچ بولتا ہے۔ مگر ساتھ ہی یہ بھی کہیں گے۔ کہ وُہ ایک گناہ کا ارتکاب کر رہا ہے۔ ایک طنز کرنے والے شخص کے متعلق گو ہم یہ کہیں گے۔ کہ وُہ سچ بولتا ہے۔ مگر ساتھ ہی یہ بھی کہیں گے۔ کہ وُہ ایک گناہ کا ارتکاب کر رہا ہے کیونکہ غیبت اور طنز عمل صالح نہیں۔ اور عمل صالح قول سدید کے ذریعہ ہوتا ہے۔ پس قول سدید اور صداقت میں بہت بڑا فرق ہے۔ قول سدید نیک عمل کو کہتے ہیں۔ مگر ایسا نیک عمل جو

نیک موقعہ پر اور نیک ذریعہ سے

کیا جائے۔ اسی لئے جہاں جہاں اللہ تعالےٰ نے نیکی کا ذکر کیا ہے وہاں عملوا الصالحات بھی فرمایا ہے یعنی کام بھی نیک ہو۔ اور موقعہ بھی نیک ہو۔ اور ذریعہ بھی نیک ہو۔

مثلاً نماز ہے۔ سورج چڑھتے یا سورج ڈوبتے نماز نہیں پڑھی جاتی۔ اور جو شخص ان دونوں وقتوں میں نماز پڑھے۔ وُہ

شیطانی کام کرنے والا

قرار پاتا ہے۔ اب گو نماز نیک عمل ہے۔ مگر چونکہ طلوعِ شمس یا غروبِ شمس کے وقت نماز پڑھنا بے موقعہ فعل ہے۔ اس لئے وُہ عمل صالح کہلائیگا۔ عمل صالح موقعہ ومحل پر نیک ذریعہ سے کام کرنے کا نام ہے۔ جیسا کہ کہتے ہیں۔ فلاں چیز فٹ ہے۔ عمل صالح بھی وُہ نیک عمل ہوتا ہے۔ جو موقعہ کے لحاظ سے فٹ ہو۔

پس عملِ صالح میں

غیبت اور طنز

شامل نہیں۔ کیونکہ غیبت اور طنز گو صداقت میں شامل ہیں۔ مگر چونکہ یہ دونوں صداقتیں بے موقعہ ظاہر کی جاتی ہیں۔ اس لئے عمل صالح میں شامل نہیں ہوسکتیں۔ غرض اللہ تعالےٰ نے یہ نہیں فرمایا۔ کہ سچ اختیار کرو۔ بلکہ قول سدید کے اختیار کرنے کا حکم دیا ہے۔ سچ کے ذریعہ انسان اپنا مستقبل درست نہیں کر سکتا۔ بلکہ مستقبل قول سدید کے ذریعہ درست ہوسکتا ہے۔ پس ماضی کے نقصانات سے بچنے کے لئے اللہ تعالےٰ نے اس آیت میں یہ علاج بتایا کہ تقوےٰ اختیار کرو۔ اور مستقبل کو درست کرنے کے لئے قول سدید اختیار کرنے کا حکم دیا۔ اس کے بعد اللہ تعالےٰ نے اس کی تشریح کرتے ہُوئے فرماتا ہے ومن یطع اللہ ورسولہ فقد فاز فوزاً عظیماً۔ کہ جو شخص اللہ تعالےٰ کی اطاعت کرے گا۔ اور اس سے

حقیقی معنوں میں محبت

کرے گا۔ وُہ کامیاب ہو جائیگا۔ چونکہ ماضی کے خطرات پر انسان کا قبضہ نہیں ہوتا بلکہ صرف اللہ تعالےٰ کا قبضہ ہوتا ہے اس لئے ان خطرات سے بچنے کے لئے اللہ تعالےٰ کی اطاعت اور اس سے محبت کی تعلیم دی۔ دوسری چیز مستقبل کو درست کرنا ہے۔ مگر اس پر چونکہ انسان کا اختیار ہوتا ہے۔ اس لئے مستقبل کو درست رکھنے کے لئے اللہ تعالےٰ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کو ضروری قرار دیا۔ پس ماضی کے خطرات سے بچنے کے لئے اللہ تعالےٰ نے تقویٰ اللہ اور اطاعت الٰہی کو علاج بتایا۔ اور مستقبل کو درست رکھنے کے لئے قول سدید اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام سے

مصری اور پیغامی پارٹی کے باطل پر ہونیکے چار قطعی ثبوت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خلافتِ حقہ کے اشد ترین منکرین اور ان پر ناپاک الزام لگانے والے مصری اور پیغامی صاحبان کے متعلق یہ معلوم کرنے کے لئے کہ وُہ اپنے ادعا میں سراسر جھوٹے ہیں۔ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بیان فرمودہ ایک ایسا معیار پیش کرتا ہوں جو کسی دعوے کے پرکھنے کے لئے ایک فیصلہ کن معیار ہے۔ اور وہ یہ ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"مسیح کی یہی نشانی ہوتی ہے کہ اس کی کوئی نظیر بھی ہوتی ہے۔ اور جھوٹ کی یہ نشانی ہے۔ کہ اس کی کوئی نظیر نہیں ہوتی۔" (تحفہ گولڑویہ خورد ص۹)

اس معیار کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے جب ہم عدوانِ محمودؓ کے اقوال کو پرکھتے ہیں۔ تو جیسا کہ ذیل میں ثابت کیا جائیگا یہ امر روز روشن کی طرح ظاہر ہوتا ہے کہ مصریوں وغیرہ کے تمام ادعا از سر تا پا باطل ہیں۔

(۱)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک قانون لاتبدیل کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

"ان اللہ لا یبشر الانبیاء والاولیاء بذریۃ الا اذا قدر تولید الصالحین (ترجمہ) اللہ تعالےٰ انبیاء اور اولیا کو کبھی کسی اولاد کے پیدا ہونے کی بشارت نہیں دیتا۔ مگر اس صورت میں جبکہ صالحین کی ولادت مقدر ہو۔" (آئینہ کمالاتِ اسلام ص۵۷۹ حاشیہ)

اس پاک اور مقدس نوشتے سے صاف عیاں ہے۔ کہ مبشر اولاد کا غیر صالح ہونا بکلی ممتنع اور امر محال ہے۔ اور خدا کا یہ ایک ایسا لاتبدیل اور اٹل قانون ہے۔ جو کسی صورت میں بھی رد نہیں ہوسکتا۔ پھر کیونکر ممکن ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی موعود اولاد میں سے اور آپ کے جانشین ہیں۔ نعوذ باللہ غیر صالح ہوں۔ دو ہی صورتیں ہیں تیسری کوئی صورت نہیں۔ یا تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ مبشر اولاد میں سے نہیں۔ یا بوجہ مبشر ولد ہونے کے یقیناً غیر صالح نہیں۔ اور چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام موجودہ اولاد کا مبشر ہونا ثابت شدہ حقیقت ہے۔ جیسے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

میری اولاد سب تیری عطا ہے
ہر اک تیری بشارت سے ہوا ہے

اس لئے بموجب قانون اٹل حضرت ممدوح کا بوجہ مبشر ولد ہونے کے غیر صالح ہونا ناممکن اور بکلی ممتنع اور محال ہے۔

پس میں اتمام حجت کی غرض سے مصریوں۔ پیغامیوں اور تمام دیگر دشمنانِ محمودؓ سے علی الاعلان یہ مطالبہ کرتا ہوں۔ کہ بدزبانی اور بدگوئی سے باز آتے ہوئے یہ ثابت کریں۔ کہ کیا حضرت آدم سے لے کر اس وقت تک ان کی طرف سے کوئی ایسی ایک نظیر پیش کی جاسکتی ہے۔ جو یہ ثابت کرسکے کہ نبی اور ولی کی مبشر اولاد بھی کبھی غیر صالح ہوسکتی ہے۔ اگر ایک بھی نظیر ایسی ثابت ہوسکے۔ کہ مبشر اولاد کا غیر صالح ہونا ممکن ہے۔ اور سنت مستمرہ کے مخالف نہیں۔ تو مخالفین محمودؓ کو مونہہ کھولنے کا ایک بہانہ مل سکتا ہے۔ لیکن اگر کوئی ایسی نظیر موجود نہیں۔ اور یقیناً نہیں۔ جس کے رو سے مبشر اولاد کا غیر صالح ہونا ممکن ثابت ہو۔ بلکہ اس کے برخلاف پیدائش دنیا سے لیکر اس وقت تک یہ خدا کی سنت مستمرہ ہے۔ کہ مبشر اولاد لازماً صالح اور متقی ہوتی ہے۔ تو مصری صاحبان اور ان کے تمام ہمخیال حضرات خود ہی انصاف فرمائیں۔ کہ کیا ہم حق بجانب ہیں یا نہیں کہ بموجب ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام "جھوٹ کی یہ نشانی ہے۔ کہ اس کی کوئی نظیر نہیں ہوتی۔" ہم تمام عدوانِ محمودؓ کو اپنی سچائی کے ثبوت میں کوئی نظیر پیش نہ کرسکنے کی وجہ سے جھوٹا کذاب اور ضال سمجھیں۔

(۲)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"اگر یہ دعوےٰ ان کا سچ ہے۔ کہ انکو علم کتاب اللہ میں بصیرت تام عنائت کی گئی ہے۔ تو پھر کسی کو ان کی پیروی سے انکار نہیں چاہیئے۔ اور علم قرآن سے بلاشبہ با خدا اور راستباز ہونا بھی ثابت ہے۔ کیونکہ بموجب آئت لا یمسہ الا المطھرون۔ صرف پاک باطن لوگوں کو ہی کتاب عزیز کا علم دیا جاتا ہے۔ لیکن صرف دعوے قابل تسلیم نہیں۔ بلکہ ہر ایک چیز کی قدر امتحان سے ہوسکتی ہے۔ اور امتحان کا ذریعہ مقابلہ ہے کیونکہ روشنی ظلمت سے ہی شناخت کی جاتی ہے۔" (ضمیمہ اربعین نمبر ۴ ص۱)

ادھر یہ حقیقت ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو علم کتاب اللہ میں بصیرت تام عنائت کی گئی ہے حضور کے خطبات قرآنی روشنی میں علمی مضامین پر حضرت ممدوح کی مختلف تقاریر نہایت دقیق مسائل پر۔ حضور کی معرکۃ الآرا تصانیف حضور کا متحدیانہ طور سے تمام مخالف علماء اور فضلا کو تفسیر اور بیان معارف و حقائق قرآن شریف کے لئے مقابلہ میں للکارنا اور ہر ممکن طور سے ان کی غیرت اور حمیت کو مقابلہ کے لئے ابھارنا لیکن کسی کا مقابلہ پر نہ آنا اور حضور کے ہر چیلنج کو موت کا پیالہ سمجھ کر ٹال دینا یہ صریح اور بدیہی دلیل اس امر کی ہے۔ کہ حضور کو علم کتاب اللہ میں بصیرت تام عنائت کی گئی ہے۔ اگر کوئی منکر ہے تو مقابلہ میں اس بات کا امتحان ہو جانے کا اب بھی موقعہ ہے۔ پس تاوقتیکہ کوئی مقابلہ میں آکر حضور کا علم کتاب اللہ سے بے بہرہ ہونا یا کم از کم روئے زمین کے موجودہ لوگوں میں سے کسی سے مقابلتاً کم ہونا ثابت نہ کردے۔ حضور کو علم کتاب اللہ میں بصیرت تام عنائت ہونا ایک ثابت شدہ حقیقت ہے۔ پس اگر مصریوں وغیرہ میں حق جوئی اور حق پسندی کا مادہ ہے۔ تو فیصلہ کی صورت بہت آسان ہے۔ اور وُہ یہ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے مقابلہ میں علم قرآن کی آزمائش کی جائے۔ پھر اگر حضور قرآن دانی میں سب سے بڑھ کر ثابت ہوں۔ تو بموجب ارشاد الٰہی لا یمسہ الا المطھرون۔ آپ کو پاک باطن راستباز اور خلیفہ برحق تسلیم کر لیا جائے۔ اور اگر آپ میں سے کسی کو حضرت محمودؓ کی قرآن دانی کی تاب مقابلہ بھی نہیں۔ اور پھر بھی آپ لوگ درندوں کی طرح حضور پر حملہ آور ہونے سے باز نہیں آتے۔ تو اس کا آخری اور فیصلہ کن تصفیہ اس طرح ہوسکتا ہے کہ اس بات کی کوئی نظیر پیش کی جائے اور اس طرح اپنی سچائی کا ایک یقینی ثبوت مہیا کیا جائے کہ کبھی کوئی کامل عالم کتاب اللہ معیوب افعال کا مرتکب ہوا۔ اور اگر کوئی ایسی نظیر پیش نہیں کی جاسکتی۔ اور یقیناً پیش نہ کی جاسکیگی تو اے عدوانِ محمودؓ تم خود ہی بتاؤ کہ بموجب اس صریح فرمان کے کہ "جھوٹ کی یہ نشانی ہے کہ اس کی کوئی نظیر نہیں ہوتی" تمہارے سراسر جھوٹے۔ کذاب اور مفتری ہونے میں کیا شک و شبہ باقی رہ جاتا ہے،

Digitized by Khilafat Library Rabwah
339

(۳)

کون ہے جو اس حقیقت بدیہہ اور اس دلیل قاطعہ سے انکار کر سکے۔ کہ کسی کی عصمت اور پاکدامنی یا عزت اور رتبہ کو یقینی طور سے پایۂ ثبوت تک پہنچانے کیلئے دنیا میں یقینی اور آخری ذریعہ صرف اور صرف آسمانی شہادت اور خدائے دوجہاں کی وہ پاک اور یقینی وحی ہے۔ جو اپنی قطعیت اور لاریب فیہ کی پوری مصداق ہونے کے باعث کروڑ در کروڑ مخالف دلائل کو خاک میں ملا دیتی ہے۔ مثلاً حضرت مریم صدیقہ کی عصمت اور پاکدامنی کو ثابت کرنے کے لئے سوائے کلام الٰہی اور آسمانی شہادت کے کیا کوئی اور دلیل کارگر ہو سکی۔ یا ہو سکتی تھی۔ یا اب ہو سکتی ہے۔

اگر حضرت مریم کی عصمت اور پاکدامنی کے ثبوت میں کلام الٰہی نہ ہو۔ تو کونسا ذریعہ ہے۔ جو حضرت مریم کی عصمت کا ثبوت بن سکتا۔ پھر کس بات نے آپ کو (حضرت مریم کو) صدیقہ اور باعصمت ثابت کیا۔ اور کس چیز نے حضرت عیسیٰؑ کی ولادت بے پدری کو مس شیطان سے منزہ قرار دیا۔ صرف اور صرف خدا کے پاک اور یقینی کلام نے۔ پس یہ امر روز روشن کی طرح ثابت شدہ ہے۔ کہ قریباً سو فیصدی ظاہری دلائل بھی اگر کسی کے خلاف ہوں۔ اور اس کے مقابل اگر اس کے حق میں خدا کی پاک اور یقینی کلام ہو۔ تو یہ کلام الٰہی ان تمام قریباً سو فیصدی دلائل کو خاک میں ملانے کے لئے کافی سے بڑھکر زبردست ثبوت اور ذریعہ بن جائے گا دیکھو حضرت مسیح موعود علیہ السّلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"کوئی دلیل ان (حضرت عیسیٰ) کی نبوۃ پر قائم نہیں ہو سکتی۔ بلکہ ابطال نبوۃ پر کئی دلائل قائم ہیں۔ یہ احسان قرآن کا ان پر ہے۔ کہ ان کو بھی نبیوں کے دفتر میں لکھ دیا۔ اسی وجہ سے ہم ان پر ایمان لائے۔ کہ وہ سچے نبی تھے"۔

(اعجاز احمدی صفحہ ۱۳)

اب دیکھو۔ باوجود ابطال نبوۃ پر کئی دلائل قائم ہونے کے حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کو سچا نبی کس چیز نے دنیا میں منوایا۔ صرف خدا کے کلام نے۔

پس جبکہ یہ ایک ثابت شدہ امر ہے۔ کہ کسی کے حق میں کلام الٰہی کا ہونا تمام مخالف قطعی دلائل کو خاک میں ملا دیتا ہے۔ اور اس شخص کی یقینی سچائی کا سب سے بڑھکر ثبوت بن جاتا ہے۔ تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے باخدا۔ باکباز۔ اور خلیفہ برحق ہونے میں کیا شک و شبہ رہ جاتا ہے کیونکہ خدا کی یقینی اور قطعی وحی آپ کو ان تمام الزامات سے بکلی بری ٹھہراتی ہے۔ اور آپ کو راستباز مصلح پاک باطن۔ مسیحی نفس۔ اولوالعزم۔ حسن و احسان میں مسیح موعود کا نظیر۔ روح الحق قرار دیتی ہے۔ لیکن اگر مصریوں وغیرہ کی اس زبردست اور قوی دلیل سے تسلی نہیں ہوتی۔ تو ان پر فرض ہے۔ کہ حضرت آدمؑ سے لے کر اس وقت تک کی کوئی ایک نظیر ایسی پیش کریں۔ جس سے ثابت ہو۔ کہ کبھی اور کسی جگہ کلام الٰہی کی تائیدی شہادت کو خدا سے تعلق رکھنے والے اور اس کے مخلص بندوں نے مخالف زمینی ثبوتوں کے مقابلہ میں رد کر دیا ہو کیونکہ بموجب "سچ کی یہی نشانی ہوتی ہے۔ کہ اس کی کوئی نظیر بھی ہوتی ہے"۔ سچائی کے ثبوت کے لئے نظیر کا ہونا لازمی شرط ہے۔ اور اگر مقابلہ میں اپنی سچائی کے ثبوت کے لئے کوئی نظیر نہ پیش کر سکو تو بموجب اس ارشاد کے کہ جھوٹ کی یہ نشانی ہے۔ کہ اس کی نظیر نہیں ہوتی۔ مصریوں وغیرہ کا جھوٹا ہونا بدیہی الظہور رہے۔

(۴)

کون نہیں جانتا۔ کہ غیر مبایعین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی خلافت حقہ سے وابستہ افراد کو بغیر کسی ثبوت اور دلیل کے غالی۔ ضال۔ بلکہ دجال اور مکار وغیرہ کے ناروا اور ناواجب ناموں سے نامزد کرتے رہتے ہیں۔ مصری پارٹی وابستگانِ خلافت محمود کو دہریہ اور ان کے واجب الاطاعت والتعظیم امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو دہریت کا منبع و مصدر کہتی ہے۔

غرض ان تمام نے چاہا۔ کہ خدا کے آخری مرسل (دیکھو لیکچر لاہور صفحہ ۳۹) کی جماعت کے پاک بازوں کو ظلم۔ ستم شوخی اور بیباکی کی راہ سے درندوں کی طرح پھاڑ ڈالیں۔ ہماری ہر ایک بات کو "دجل اور فریب" کے نام سے اخباروں میں موسوم کیا گیا۔ لیکن خود وہ دجل اور فریب جماعت کے شیرازہ کو بکھیرنے کے لئے کئے گئے۔ کہ خدا کی پناہ غرض ظلم و ستم کی انتہا ہو گئی۔ اصلاح جماعت کے پردہ میں شرافت اور انسانیت کا بے طرح خون کیا گیا لیکن باوجود ان مظالم اور بدارادوں کے اس حقیقت سے کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا۔ کہ جماعت ہاں حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے ہاتھوں سے قائم شدہ جماعت ہاں زمین و آسمان کے خدا کی سب سے آخری جماعت (دیکھو کشتی نوح صفحہ) جو حسب منطوق آیت و آخرین منھم صحابہ کی جماعت ہے۔ اس کا بہت بڑا حصہ حضرت محمود کی خلافت سے وابستہ رہا۔ اور اب بھی وابستہ ہے

ہم تمام مخالفین محمود و خلافت محمود و موجودہ جماعت محمود سے یہ مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ اگر وہ اپنے قول و فعل میں ہمارے مقابلہ میں سچے اور صادق ہیں۔ تو بموجب اس زرین اصل کے کہ "سچ کی یہی نشانی ہوتی ہے کہ اس کی کوئی نظیر بھی ہوتی ہے"۔ اپنی سچائی کے ثبوت میں پیدائش دنیا سے لے کر اس وقت تک ایک ہاں کوئی ایک بھی ایسی نظیر پیش کریں۔ کہ کسی نبی اور مامور من اللہ کی جماعت کا کثیر حصہ جو نبی اور مامور کی زندگی میں اس کی صحبت سے فیضیاب ہو چکا ہے۔ اس نبی اور مامور کی وفات کے کچھ ہی عرصہ بعد گمراہ اور بے دین ہو گیا ہو۔ (جیسا کہ پیغامیوں اور مصریوں کے زعم میں وابستگانِ خلافت محمود گمراہ اور بے دین ہو گئے ہیں) اور جماعت کا کثیر حصہ ایسے عقائد پر قائم ہو۔ جو نبی کی اصلی تعلیم کے بالکل برعکس ہوں۔

غرض اگر غیر مبایعین اور مصریوں کے ہاتھ کوئی ایک بھی ایسی نظیر ہے جس سے ثابت ہو کہ کسی نبی یا مامور من اللہ کی جماعت کا کثیر حصہ اس کی وفات کے تھوڑے ہی عرصہ بعد گمراہ اور بے دین اور عقائد باطلہ کے ماننے والا ہو گیا ہو۔ تو پیش کرو۔ اور اگر کوئی ایسی نظیر نہیں اور یقیناً نہیں تو بوجہ نہ پیش کر سکنے ایسی نظیر کے بموجب "جھوٹ کی یہ نشانی ہے۔ کہ اس کی کوئی نظیر نہیں ہوتی"۔ غور کریں۔ آپ لوگوں نے کیا مکروہ راستہ اختیار کیا ہے۔

خاکسار محمد سعید سعدی از لاہور

حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی تحریرات کی خوشہ چینی

بمبئی کے اخبار ہلال مورخہ ۲۴ اگست میں ایک مضمون زیر عنوان مسلمانوں کی تنظیم کے لئے چند مفید تجاویز از مولانا حسین احمد صاحب مدنی شائع ہوا ہے جس میں مولانا نے بائیس تجاویز بتائی ہیں مگر ان تجاویز کو عملی جامہ پہنانے کیلئے خلافت علیٰ منہاج نبوت محمدیہ کے سوائے کوئی دوسرا علاج نہیں۔ ایسے علماء کو جو تجاویز سوجھتی ہیں۔ وہ سب ہی ہیں جو خلیفۃ اللہ المہدی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لٹریچر میں موجود ہیں۔ مگر آپ کی تحریرات کی خوشہ چینی کرتے ہوئے آپ کے نام اور کام سے یہ مولانا صاحبان دشمنی ظاہر کرتے ہیں۔ لیکن خدا نے جو ارادہ فرمایا ہے وہ ہو کر ہی رہے گا۔

آپ کا دعاگو

خاکسار اسمٰعیل آدم از بمبئی

احرار کے رویہ پر ”زمیندار“ کا اظہارِ تعجب

مصری سے ہمدردی کیوں اور چینی سے کیوں نہیں؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ”زمیندار“ مجریہ ۲۴ اگست احراری پارٹی کے اس رویہ پر حیرت وتعجب کا اظہار کرتا ہے جو انہوں نے جماعت احمدیہ کے خلاف شیخ عبدالرحمن صاحب مصری کی بے جا حمایت کے سلسلہ میں اختیار کر رکھا ہے۔ اخبار مذکور لکھتا ہے۔

مسلمان خلیفہ جی کے کیوں مخالف ہیں؟ اس سوال کا عام فہم جواب یہ ہے کہ وہ اپنے اباجان کی نبوت کے قائل ہیں۔ اس لئے حضور علیہ السلام کو آخری نبی نہیں مانتے۔ جب اس صحیح وصائب اصول کی روشنی میں ہم مصری پارٹی پر نظر ڈالتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ خلیفہ جی کے مخالف بھی خلیفہ کے ابا کی نبوت کے قائل ہیں۔

اس کے بعد اعتقادی طور پر قادیانی اور مصری میں کوئی فرق نہیں رہتا۔ دونوں ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہیں۔ تو ہماری سمجھ میں نہیں آتا تاکہ حضرات احرار ایک غیر مسلم کے مقابلہ میں دوسرے غیر مسلم کی حمایت پر کیوں آمادہ ہو رہے ہیں۔

کیا شیخ عبدالرحمن مصری نے اپنے عقائد باطلہ سے توبہ کر لی ہے؟ کیا وہ مرزائیت کو چھوڑ کر مسلمان ہو گئے ہیں؟ اگر نہیں تو دونوں بھائیوں کی لڑائی میں احراری مداخلت کا فائدہ؟ مصری پھٹے میں ٹانگ اڑانے کا مقصد؟ آخر کسی شخص کا بشیرالدین ہونا تو جرم نہیں بلکہ وہ معتقدات مذہبی جرائم میں شامل ہیں جن کا پرچار بشیرالدین کی طرف سے کیا جاتا ہے۔ لیکن اس جرم سے مصری صاحب بھی بری نہیں ہو سکتے۔

احرار کا رویہ مسلمانوں کی سمجھ سے بالا ہے۔ یہ اور بات ہے کہ مولوی حبیب الرحمن کے پیش نظر کوئی اور مصلحت ہو۔ جس پر رموز اسرار کا پردہ ڈالنا بہتر ہے۔ لیکن زمانہ غمازی کئے بغیر نہیں رہتا وقت آئے گا۔ کہ جب ”تقسیم حقوق“ کی جنگ راز کو بھی رسوا بنا دے گی۔

اگر احرار انسانی ہمدردی کے پیش نظر قادیان پر دھاوا بولتے ہیں تو ان کا فرض ہے کہ ہمدردی کی جسرت نکالنے کے لئے مسلمانوں کے سرمائے پر کیوں ہاتھ صاف کرتے ہیں حکومت ہند سے اجازت لے کر سرکاری خرچ پر شنگھائی چلے جائیں جہاں چینی انسانی ہمدردی کا انتظار کر رہے ہیں۔ صرف مصری صاحب ہی کیوں ہمدردی کے مستحق ہیں؟ اور چینی کیوں نہیں جن کی جانیں جاپانی پنجہ عتاب میں تڑپ رہی ہیں۔

ہمارے نزدیک یہ ایک نہایت معقول سوال ہے۔ کیونکہ ہمارے ساتھ احرار کو جیسا کہ وہ خود ظاہر کرتے ہیں کوئی ذاتی عناد نہیں بلکہ وہ ہمارے عقائد کی وجہ سے ہم سے پرخاش رکھتے ہیں۔ اور یہ وجہ آج تک ہم میں اور مصری صاحب میں یکساں طور پر موجود ہے۔ مصری صاحب بھی نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اقرار کرتے ہیں اور انہی عقائد کو اسلام کے مطابق سمجھتے ہیں۔ جو جماعت احمدیہ کے عقاید ہیں۔ سو اگر احرار ہم سے عقائد کے باعث ناراض ہیں تو ان کا مصری صاحب سے کیونکر اتحاد ہو سکتا ہے۔ اور جب تک مصری صاحب کھلے بندوں ان کے ہم نوا نہ ہو جائیں وہ اپنے موجودہ رویہ کو کیونکر معقول قرار دے سکتے ہیں۔ بلاشبہ جماعت احمدیہ بانیٔ سلسلہ احمدیہ کو نبی مانتی ہے۔ مگر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے کی منکر نہیں۔ کیونکہ بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی نبوت محض اسلئے ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شریعت اور حضور ہی کے مذہب کی اشاعت کی جائے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کوئی مستقل اور علیحدہ نبی نہیں۔ بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع نبی ہیں۔ اور ایسے نبی کا آنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے کے منافی نہیں۔ تمام مسلمان ایمان لاتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام باوجودیکہ نبی ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد تشریف لائیں گے۔ مگر چونکہ وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دین کے پھیلانے کے لئے آئیں گے۔ لہذا ان کا آنا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے کے خلاف نہیں۔ اس تشریح کی روشنی میں ”زمیندار“ کا الزام غلط ثابت ہو جاتا ہے۔ لیکن بہرصورت اس مسئلہ میں ابھی تک شیخ مصری صاحب جماعت احمدیہ کے ہم عقیدہ ہیں۔ اس لئے احرار کا موجودہ رویہ محض جنگِ زرگری ہے اور وہ احمدیوں کو کمزور سمجھ کر مصری صاحب کے نام کی آڑ میں جماعت احمدیہ پر مزید مظالم کرنا چاہتے ہیں۔ اگر آج دنیا اس حقیقت کا انکار کرے۔ تو زمانہ عنقریب انہیں اس کے اقرار پر مجبور کر دے گا۔

حسبنا اللہ ونعم الوکیل

خاکسار

ابوالعطاء جالندھری

لائل پور میں مالیوں کیلئے عملی نصاب کا انتظام

پھلوں کی کاشت کے لئے تربیت یافتہ مالیوں کی ضرورت کو پورا کرنے کے خیال سے پنجاب ایگریکلچرل کالج لائل پور میں ایک عملی نصاب جاری کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ جس میں پھلدار درختوں کی کاشت اور پھلدار درختوں کا ذخیرہ بنانے کے متعلق ہر قسم کی تعلیم دی جائے گی۔ یہ نصاب ایک سال کے لئے ہوگا اور یکم اکتوبر ۱۹۳۷ء سے جاری کیا جائے گا۔ داخلہ کے لئے ضروری ہے۔ کہ امیدوار پانچویں پرائمری جماعت پاس کر چکے ہوں۔ کل تیس طالب علم داخل کئے جائیں گے۔ اقامت کا انتظام مفت ہوگا۔ اس جماعت میں داخل ہونے والے جملہ پنجابیوں سے ایک روپیہ ماہوار فیس لی جائے گی۔

غیر پنجابی طلباء کو صرف اسی صورت میں داخل کیا جائے گا جب پنجاب کے طلبا کی تعداد کافی نہ ہوگی۔ اگر دوسرے صوبوں اور انتظامی علاقوں کے امیدواروں کی درخواستیں وہاں کی مقامی حکومتوں کی وساطت سے نہیں آئیں گی تو ان پر غور نہیں کیا جائے گا۔ اگر غیر پنجابی طلباء کو داخل کیا گیا۔ تو ان کو ۲ روپیہ ماہوار فیس ادا کرنا پڑے گی۔

درخواستیں صاحب پرنسپل پنجاب ایگریکلچرل کالج لائل پور کی خدمت میں ۱۵ ستمبر ۱۹۳۷ء سے پہلے پہنچ جانی چاہئیں۔

(محکمہ اطلاعات پنجاب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

340

سماٹرا میں تبلیغ احمدیت

ایک احمدی مجاہد کی تبلیغی رپورٹ

تبلیغی سفر

۸ راگست۔ مولوی محمد ادریس صاحب جناب امیرالدین صاحب کے بلانے پر بتنگ تنگی گئے۔ اور رات کے تین بجے تک انہیں تبلیغ کرنے کا موقع ملا۔ امیرالدین صاحب کے گھر میں پندرہ مرد و زن کو تبلیغ کی گئی۔

مولوی صاحب نے اسلامی اصول کی فلاسفی کے بعض ضروری اور عام فہم اقتباسات سنائے۔ جنہیں حاضرین نے بہت پسند کیا۔ امیرالدین صاحب کی خواہش ہے کہ وہ ہر ماہ ایک دفعہ میدان سے کوئی مبلغ یا واعظ اپنے خرچ پر بلایا کریں۔ خدا تعالےٰ ان کو اپنے ارادہ میں کامیاب کرے۔ اور ایمان اور اخلاص میں ترقی دے۔

۱۶ راگست کو ایک شخص سیانتر سے آیا۔ یہ جزیرہ madocra کا رہنے والا ہے۔ اس نے سترہ سال فوج میں کام کیا ہے۔ پہلے عیسائی تھا۔ اب تقریباً چار سال سے مسلمان ہوا ہے۔ دو ماہ قبل بھی ہمارے دارالتبلیغ میں آیا تھا۔ اور بہت اچھا اثر لے کر گیا۔ اس دفعہ بھی مزید خوشگوار اثر لے کر گیا۔ خدا تعالےٰ اسے سچے طور پر احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

تقاریر

اس عرصہ میں دارالتبلیغ میں میں نے کئی تقریریں کیں۔ آخری تقریر حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے مناصب عالیہ اور درجات سامیہ کے بارہ میں تھی۔ اور احباب کو بتایا کہ جس نے حضرت محمود ایدہ اللہ تعالےٰ کی خلافت سے انحراف کیا۔ اس نے گویا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے منہ پھیر لیا۔ نیز حضور کے وجود با جود کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی متعدد پیشگوئیاں جو اظہر من الشمس پوری ہوئیں۔ سنائیں۔

پانچ اگست کو پونگوت صاحب کا ایک چھوٹا لڑکا جو کہ گذشتہ ماہ پیدا ہوا تھا۔ فوت ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعائے نعم البدل کریں۔

مولوی محمد ادریس صاحب کی شادی

اگرچہ تنجونگ بالی میں ابھی تک ہمیں درس دینے یا تبلیغ کرنے کی اجازت نہیں ملی۔ تاہم خدا تعالےٰ کے فضل سے وہاں کے سب احمدی وقتاً فوقتاً مجھے خطوط لکھتے رہتے ہیں تنجونگ بالی میں اور جماعت احمدیہ میدان کے تعلق کو مضبوط کرنے کے لئے بظاہر کوئی ذریعہ نظر نہ آتا تھا۔ علاوہ ازیں کئی ماہ سے میں بھی وہاں نہ جا سکا تھا۔ مگر خدا نے ایک عجیب سامان کیا۔

ایک دن محمد علی طالب تنجونگ بالی کے والد صاحب میدان میں آئے انہوں نے ذکر کیا کہ محمد علی کی ہمشیرہ بڑی ہو گئی ہے۔ آپ اس کی شادی کا انتظام کریں۔ میں نے ان سے اور مولوی محمد ادریس صاحب کی والدہ صاحبہ سے مشورہ کیا۔ کہ اس لڑکی کی شادی مولوی محمد ادریس صاحب کے ساتھ ہو جائے۔ چنانچہ ۷ اور ۸ راگست کی درمیانی شب کو مولوی محمد ادریس صاحب کی شادی ہو گئی۔ جماعت کے تمام احباب مرد و زن نے اس میں شمولیت کی۔ دو تین چار غیر احمدی مہمان بھی آئے۔ احباب دعا کریں۔ کہ خدا تعالیٰ اس شادی کو طرفین کے لئے برکت و رحمت۔ رجماعت احمدیہ کے لئے ترقی و کامیابی کا باعث بنائے۔

اسی طرح مورخہ ۱۴ راگست کو بندہ نے مرزمی صاحب کا نکاح پڑھا

تعلیم

دو معزز غیر احمدیوں کو تعلیم دی جا رہی ہے۔ احباب دعا فرمادیں کہ خدا تعالےٰ ان کو قبول احمدیت کی توفیق عطا فرمائے۔

دوران سال میں بوجہ عرصہ دراز تک بیمار رہنے کے ہمارے مخلص نوجوان نجر صاحب H.B.S. کی چوتھی جماعت کے امتحان میں کامیاب نہ ہو سکے۔

گذشتہ دو ماہ میں جبکہ انہیں تعطیل تھی۔ میں نے ان سے کہا۔ کہ اگر ہو سکے تو آپ ہمارے کسی انگریزی لٹریچر کا ہالینڈز زبان میں ترجمہ کر دیں انہوں نے نہایت اخلاص کے ساتھ بندہ کی اس درخواست کو قبول کیا۔ اور چند ہی دنوں میں The Imas of age کا ترجمہ ڈچ زبان میں کر دیا۔ خدا نے توفیق دی تو اس کے جلدی چھاپنے کا انتظام کیا جائے گا احباب اس نوجوان کی روحانی وجسمانی ترقی کے لئے دعا فرماتے رہیں۔ نیز میری کامیابی کے لئے بھی دعا کریں۔ اسی ماہ میں انشاء اللہ اسلامی اصول کی فلاسفی کا ملایا زبان میں ترجمہ شائع ہو جائے گا۔

خاکسار

ابوبکر ایوب از سماٹرا

ایکماہ میں انگریزی آجائیگی

جو لوگ انگریزی اخبارات نہیں پڑھ سکتے جو طلبا انگریزی میں کمزور ہیں جو بغیر استاد انگریزی میں گفتگو کرنا چاہتے ہیں وہ لوگ ہماری انگلش ٹیچر کا اگر ایک سبق روزانہ یاد کر لیا کریں تو ایکماہ میں انگریزی کی تمام مشکلات کا خاتمہ ہو جائیگا۔ اگر کوئی شخص انگریزی کا ایک حرف بھی نہ جانتا ہو تو اس کتاب کی مدد سے وہ انگریزی کا ماہر ہو جائے گا قیمت ایک روپیہ

ملنے کا پتہ:۔ ایم۔ اے فاروقی اینڈ کمپنی نئی سڑک دہلی

بی اے اور ایم اے بننے کا آسان طریقہ

اگر آپ بی اے پاس کر کے گریجوایٹ بننا چاہتے ہیں مگر کالج کے بھاری اخراجات برداشت نہیں کر سکتے۔ تو آپ ہمارے کتب خانہ کی فہرست

علوم مشرقی

مفت طلب فرمائیں اسمیں وہ تمام ہدایات درج ہیں جنکے مطابق آپ اپنے فرصت کے لمحات صرف کرنے سے قلیل عرصہ میں گریجوایٹ بن سکتے ہیں اور تمام رکاوٹیں جو آپ کی ترقی کی راہ میں حائل ہیں دور ہو جائیں گی۔

ملک بشیر احمد تاجر کتب کشمیری بازار لاہور

کولمبو میں مبلغ احمدیت کی تبلیغی مساعی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۸ راگست کو ساوتر کمپنی کو گیا جہاں لیکچر کا انتظام کیا گیا تھا۔ وہاں پہنچ کر عصر تک بعض لوگوں سے گفتگو کرتا رہا۔ جس میں دو غیر احمدی بھی شامل تھے۔ ۴½ بجے کمپنی مذکور کے صحن میں "صداقت اسلام" پر خاکسار کا لیکچر ہوا جس کا اعلان مطبوعہ اشتہار کے ذریعہ کیا گیا تھا۔ اسلام کی صداقت میں احمدیت کو پیش کر کے واضح کیا گیا کہ صداقت کی سب سے بڑی دلیل خدا تعالیٰ کی استشہادت ہے جو احمدیت کے رنگ میں ظاہر ہوتی ہے۔ لیکچر کے بعد جو قریباً ایک گھنٹہ تک ہوتا رہا سامعین کی طرف سے مختلف سوالات کئے گئے۔ سوالات غیر مبایعین کے اختلافات اور ان کے اور ہمارے عقائد اور اسلام میں نبوۃ اور خاتم النبیین کی تفسیر کے متعلق تھے جن کے تسلی بخش جواب دئے گئے۔

۹ راگست کی صبح احباب جماعت کے سامنے مصری پارٹی کے فتنہ کے متعلق گفتگو کرتا رہا۔ بعد نماز عصر بعض لوگوں کی ملاقات کے لئے شہر کے مختلف بازاروں میں گشت کیا اور ملاقات اور گفتگو کے بعد مغرب کے وقت انجمن میں واپس آیا۔ اور بعد نماز مغرب جماعت انصار اللہ کو ایک گھنٹہ قرآن مجید کا درس دیتا رہا۔ عشاء کی نماز کے بعد احمدیت کے مسائل سمجھاتا اور ضروری نوٹ لکھواتا رہا۔

۱۰ تا ۱۲ راگست ملاقات اور درس و تعلیم میں مصروف رہا۔ البتہ ۱۱ اور ۱۲ کو عصر سے لے کر مغرب تک مضمون لکھنے میں مصروف رہا۔ انصار اللہ کے ایک اجلاس میں جو میرے یہاں پہنچنے کے دوسرے دن منعقد ہوا تھا یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ ہر ماہ انصار اللہ کی طرف سے ۴ صفحات کا ایک ٹریکٹ شائع ہو اور اس کے لئے ایک مضمون میں لکھا کروں سو یہ مضمون اس رسالہ کے لئے لکھا گیا اور اس وقت جب کہ یہ رپورٹ لکھ رہا ہوں وہ ٹریکٹ شائع ہو گیا ہے اور انصار اللہ کے ذریعہ مفید طریقہ پر اسے تقسیم کرایا جا رہا ہے۔

۱۳ راگست کو خطبہ جمعہ میں احمدیت کی ترقی کے لئے ہر ذریعہ سے کوشش کرنے اور تبلیغ کی طرف خاص توجہ کرنے کی نصیحت کی۔ بعد ازاں چند دوستوں کے سوالات کا جواب دیتا رہا۔ مغرب کی نماز کے بعد سید احمد صاحب کی زیر صدارت جماعت احمدیہ کولمبو کا ایک اجلاس ہوا۔ بعض امور کے متعلق میرے مشورہ اور ہدایت کی ضرورت تھی اور ایسے امور کے متعلق ہر قسم کی تجویز کو میری آمد تک جماعت نے ملتوی کیا تھا۔ اس لئے اس اجلاس میں ایسے امور پر غور کرتے رہے۔ بعض کے متعلق فیصلہ کیا گیا اور بعض کو وقت زیادہ ہو جانے کی وجہ سے ملتوی کر دیا گیا۔

۱۴ راگست کو میں ایک مضمون لکھنے میں مصروف رہا۔ جو اخبار کو اشاعت کے لئے بھیجنا تھا۔

خاکسار:۔ عبد اللہ مالاباری

صوبہ بہار کا نائب امیر

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جناب سید وزارت حسین صاحب سکنہ مونگھیر کو آل بہار پراونشل انجمن ہائے کا نائب امیر مقرر فرمایا ہے۔ امیر جناب مولانا مولوی سید عبد الماجد صاحب ہیں۔

ناظر اعلیٰ

اعلان

تحریک جدید کے ماتحت جس طرح بعض اور صنعتوں کو جاری کیا گیا ہے۔ ایک دواخانہ ویدک یونانی دواخانہ کے نام سے دہلی میں کھولا گیا ہے۔ اس میں اور حصہ دار بھی ہیں۔ لیکن بڑا حصہ تحریک جدید کا ہے۔ احباب اس سے فائدہ اٹھائیں اور دوستوں کو بھی تحریک کریں۔

پتہ یہ ہے:۔ ویدک یونانی دواخانہ زینت محل دہلی۔

ناظم تجارت تحریک جدید

فارم نمبر ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ

امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ جلو ولد مانک کرم علی ولد مانک ذات ہیرا سکنہ چک ۲۳ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام چنیوٹ درخواست کی سماعت کیلئے یوم ۱۲/۶/۳۷ء مقرر کیا ہے لہذا جائے مذکور کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں مورخہ ۶/۸/۳۷ء دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(بورڈ کی مہر)

فارم نمبر ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ

امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ سکھدیال ولد امیر چند ذات اچمنانی سکنہ لوکھا تحصیل و ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام صدر جھنگ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۱۲/۳/۳۷ء مقرر کیا ہے لہذا جائے مذکور کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۵/۸/۳۷ء دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(بورڈ کی مہر)

فارم نمبر ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ

امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ نہادری ولد نہاب ذات مصلی سکنہ چنیوٹ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام چنیوٹ درخواست کی سماعت کیلئے یوم ۱۲/۶/۳۷ء مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں مورخہ ۸/۷/۳۷ء دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(بورڈ کی مہر)

فارم نمبر ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ

امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ ہیمراج ولد مومن رام ذات دھوا سکنہ پار لوالہ تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام صدر جھنگ درخواست کی سماعت کیلئے یوم ۱۲/۴/۳۷ء مقرر کیا ہے لہذا جائے مذکور کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں مورخہ ۵/۸/۳۷ء دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(بورڈ کی مہر)

بالکل مفت: دور حاضرہ کی نہایت عجیب و غریب حیرت انگیز ایجاد کی توضیح کا حامل

رسالہ

زندہ موت

مفت حاصل کرنے کے لئے اپنے علاقہ کے بارسوخ پڑھے لکھے دس رؤسا کے مکمل پتے ایک خط پر لکھ کر ارسال کریں۔ رسالہ مفت ارسال کر دیا جائے گا۔

ڈاکٹر ایم اسماعیل نمبر ۳۹ میکلوڈ روڈ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف

ہومیو پیتھک علاج ایک نعمت عظمیٰ ہے۔ اس کی مقبولیت عام ہے جس نے ایک بار آزمایا۔ دوسرا علاج پسند نہ کیا۔ خلق خدا کے لئے اس میں بے شمار فائدے ہیں۔ کڑوی کسیلی دوا کشتہ جات کا استعمال اس علاج میں نہیں ہے۔ نہ ہی انجکشن کے بداثرات پیدا ہوتے ہیں۔ فصد اور اپریشن کی ضرورت نہیں۔ ہر مرض میں کھانے کی دوا حیرت انگیز اثر کرتی ہے دوائیں نہایت زود اثر اور بے خطا ہیں۔ آپ کو چاہیئے۔ ہومیوپیتھی سیکھ کر دوسروں کو فائدہ پہنچائیں۔ ضرورت مند ایک آنہ تحریک جدید کے لئے مقامی سیکرٹری کو دیں۔ مفت مشورہ لیں۔

341

ایم۔ ایچ۔ احمدی۔ کاسگنج جنکشن یو پی

رسالہ محشر خیال دھلی

کا نمونہ مفت منگا کر خریدار ہو جایئے

مفت نمونہ طلب کرنے کیلئے

محشر خیال دھلی پتہ کافی ہے

ماں کا خط اپنی بیٹی کے نام

میری نور نظر بچی خدا تم کو سلامت رکھے ابھی دو مہینے باقی ہیں۔ اور تم نے ابھی سے گھبرا گھبرا کر خط لکھنے شروع کر دیئے ہیں۔ اگرچہ پیدائش کی گھڑیاں بہت ہی مشکل ہوتی ہیں۔ اور بچہ پیدا ہونے کے بعد عورت دوبارہ دنیا میں آتی ہے۔ لیکن میری بچی تمہیں میرے تجربہ سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ کیونکہ مجھے اللہ تعالیٰ کے فضل سے کسی بچہ کی پیدائش پر کبھی تکلیف نہیں ہوئی۔ کیونکہ تمہارے اباجان ایسے موقعہ پر مجھے ہمیشہ ڈاکٹر منظور احمد صاحب مالک شفاخانہ دلپذیر قادیان ضلع گورداسپور سے اکسیر سہیل ولادت منگا دیا کرتے تھے۔ اس سے بچہ آسانی سے پیدا ہو جاتا ہے۔ اور بعد کی دردیں بالکل نہیں ہوتیں۔ قیمت بھی اس کی زیادہ نہیں شاید دو روپے آٹھ آنہ (۲/۸) ہے۔ جو کہ فوائد کے لحاظ سے بالکل حقیر ہے۔ اپنے میاں سے کہہ کر یہ دوائی ضرور منگوا رکھیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے مجرب نسخہ جات آپ کے شاگرد کی دوکان سے

نعمت الٰہی لڑکے پیدا ہونیکی دوائی یہ دوائی مرد کو کھلائی جاتی ہے۔ ایسا کون ہے جس کو نرینہ اولاد کی خواہش نہ ہو۔ اس بہترین ثمر کا ہر ایک انسان خواہشمند ہے جس گھر میں نرینہ اولاد نہ ہو۔ کیا امیر کیا غریب ہر وقت اولاد کی خواہش رکھتے ہوئے اداس غمگین وغیرہ مصائب میں مبتلا رہتے ہیں۔ اور جن کو مولا کریم نے نرینہ اولاد دی ہے۔ وہ بھی اور کی خواہش رکھتے ہیں۔ لہذا جن دوستوں کو اولاد کی ضرورت ہو وہ ارسطوئے زماں استاذی المکرم حضرت مولانا شاہی طبیب حکیم نور الدین رضی اللہ عنہ کی مجرب لڑکے پیدا ہونے کی دوائی استعمال کر کے بے ثمری کا داغ دور کریں۔ مکمل خوراک چھ روپے علاوہ محصول ڈاک۔ دواخانہ معین الصحت سے ملتی ہے۔

قبض کشا گولیاں قبض تمام بیماریوں کی ماں ہے۔ کبھی کبھار کی قبض بھی ناک میں دم کر دیتی ہے۔ اور دائمی قبض سے تو اللہ تعالیٰ محفوظ دامن میں رکھے۔ آمین دائمی قبض سے بواسیر ہو جاتی ہے۔ حافظہ کمزور نسیان غالب ضعف بصر۔ دھند لگ کرے آشوب چشم ہوتا ہے دل دھڑکتا ہے۔ ہاتھ پاؤں پھولتے ہیں۔ کام کو جی نہیں چاہتا۔ ہاضمہ بگڑ جاتا ہے معدہ جگر تلی کمزور ہوتے ہیں۔ اور کئی قسم کی بیماریاں آن موجود ہوتی ہیں۔ ہماری تیار کردہ قبض کشا گولیاں مذکورہ بالا بیماریوں کے لئے اکسیر سے بڑھ کر ثابت ہو چکی ہیں۔ ان کے استعمال سے متلی یا گھبراہٹ قے وغیرہ نہیں ہوتی۔ رات کو کھا کر سو جائیں۔ صبح کو اجابت کھل کر آتی اور طبیعت صاف ہو جاتی ہے۔ ان کا استعمال صحت کا بیمہ ہے۔ قیمت یکصد گولی ۱؎

مقوی دانت منجن اگر آپ کے دانت کمزور ہیں۔ مسوڑوں سے خون یا پیپ آتی ہے منہ سے بدبو آتی ہے۔ دانت ہلتے ہیں۔ گوشت خورہ یا پائیوریا کی بیماری ہے۔ دانت میلے ہیں۔ ان کی وجہ سے معدہ خراب ہے۔ ہاضمہ بگڑ گیا ہے۔ دانتوں میں کیڑا لگ گیا ہے۔ تو ان امراض کیلئے ہمارا تیار کردہ مقوی دانت منجن استعمال کرنے سے بفضل خدا تمام شکایت دور ہو جاتی ہے۔ اور دانت مضبوط ہو کر موتی کی طرح چمکتے ہیں۔ قیمت دو اونس شیشی ۱۲؍

تریاق گردہ درد گردہ ایسی موذی بلا ہے۔ کہ الاماں جس کو ہوتا ہے۔ وہی اس کی تکلیف کو جانتا ہے۔ اس کا دورہ جب شروع ہوتا ہے۔ اس وقت انسان زندگی کا خاتمہ سمجھتا ہے۔ اس کیلئے ہمارا تیار کردہ تریاق گردہ و مثانہ بیحد اکسیر ثابت ہو چکا ہے۔ اسکی پہلی خوراک سے آرام شروع ہو جاتا ہے۔ اس کے استعمال سے بفضل خدا پتھری یا کنکری خواہ گردہ میں خواہ مثانہ میں ہو۔ خواہ جگر میں ہو۔ سب کو باریک کر کر بذریعہ پیشاب خارج کرتا ہے۔ جب کنکر کھر کھر کر باریک ہو جاتا ہے۔ اور اپنی جگہ سے اکھڑ جاتا ہے۔ تو بذریعہ پیشاب خارج ہوتا ہوا۔ بیمار کو آگاہ کرتا جاتا ہے۔ اس کے بعد بیمار کو درد کی شکایت نہیں ہوتی۔ قیمت ایک اونس عہ؍

حب نظامی (رجسٹرڈ) یہ گولیاں موتی مشک زعفران کشتہ یشب عقیق مرجان وغیرہ سے مرکب ہیں۔ پٹھوں کو طاقت دینے میں بے مثل ہیں۔ حرارت غریزی کو بڑھانے میں بیحد اکسیر ہیں۔ جن پر انسان کی صحت کا دارومدار ہے۔ طاقت مردمی کے بڑھانے میں لاجواب ہیں۔ کمزوری کی دشمن ہیں۔ طاقت اور توانائی کی دوست ہیں۔ دل و دماغ جگر سینہ گردہ مثانہ کو طاقت دیتی اور امساک پیدا کرتی ہیں۔ قوت باہ کے مایوسوں کے لئے تحفہ خاص ہے۔ قیمت ایک ماہ کی خوراک ۶۰ گولی چھ روپے۔

المشتہر

حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نور الدین اعظم دواخانہ معین الصحت قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شملہ ۳۰ اگست۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ انڈیمان کے چیف کمشنر کی طرف سے ایک اطلاع موصول ہوئی ہے کہ قیدیوں کی اکثریت نے غیر مشروط طور پر بھوک ہڑتال ترک کر دی ہے صرف سات قیدیوں نے ابھی بھوک ہڑتال ختم نہیں کی۔

شیخوپورہ ۳۰ اگست جنڈیالہ شیر خان کے سکھ مسلم فساد میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد ۶ تک پہنچ گئی ہے۔ اس سلسلہ میں مزید گرفتاریاں عمل میں لائی گئی ہیں۔ راجہ غضنفر علی خان پارلیمنٹری سکرٹری نے جنڈیالہ کا معائنہ کیا۔ اور وہاں کی صورت حالات کے متعلق وزیر اعظم سے گفتگو کرنے کیلئے شملہ روانہ ہو گئے۔

بمبئی ۳۰ اگست۔ کونسل آف سٹیٹ کے صدر سر مانک جی دادابھائی آج سفر یورپ سے واپسی پر یہاں پہنچ گئے۔

رنگون ۳۰ اگست۔ رنگون یونیورسٹی کی رصدگاہ نے زلزلہ کا ایک شدید جھٹکہ محسوس کیا۔ زلزلہ کا مرکز رنگون سے ۱۶۰۰ میل کے فاصلہ پر تھا۔

لکھنؤ ۳۰ اگست معلوم ہوا ہے صوبجات متحدہ کے بعض زمینداروں نے وزیر اعظم کو ایک یادداشت روانہ کی ہے۔ جس میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ مالیہ کی وصولی فی الحال ملتوی کر دی جائے۔

انقرہ ۳۰ اگست۔ وزیر امور خارجہ ترکیہ نے غیر ملکی حکومتوں کے نام دو انتباہی نوٹ ارسال کئے ہیں۔ جن میں انہیں مطلع کیا گیا ہے کہ حکومت ترکیہ نے اپنی فوجوں کو حکم دیدیا ہے کہ جو غیر ملکی آبدوز کشتی دردانیال میں داخل ہونے کے بعد ترکی افسروں کی اطاعت قبول کرنے سے انکار کر دے گی اسے تباہ کر دیا جائے گا۔ ترکیہ کے ساحلی توپخانوں کو بھی حکم دیا گیا ہے کہ جو آبدوز کشتی خاطر خواہ جواب نہ دے سکے اسے گولہ باری کے ذریعہ تباہ کر دیا جائے

ٹوکیو ۲۹ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ اس ماہ حکومت جاپان نے بنک آف جاپان سے ۳ کروڑ ین قرض لیا ہے۔ تاکہ سامان حرب کی ساخت اور زیادہ بڑھا دی جائے۔ سرکاری بیان مظہر ہے کہ جاپان کے بحری ہوائی جہازوں نے اس وقت تک ۱۰ چینی ہوائی جہاز اور ۲۵ دیگر جہازوں کو تباہ کیا اور ۶۶ ہوائی جہاز نیچے گرا دئے۔ مگر جاپانیوں کے صرف ۱۶ جہاز تباہ ہوئے۔

شملہ ۳۰ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ آئندہ ہفتہ مرکزی اسمبلی کی کانگرس پارٹی نمائندہ اسمبلی کے لئے اس قسم کی قرارداد پیش کر رہی ہے جس قسم کی قراردادیں صوبجاتی اسمبلیوں میں کانگرس پارٹیوں نے پیش کی ہیں

گڑگاؤں ۳۰ اگست۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ پنجاب اسمبلی کی جنوب مشرقی مسلم شہری نشست کے ضمنی انتخاب کے لئے حسب ذیل پانچ امیدواروں نے کاغذات نامزدگی داخل کئے ہیں۔ خواجہ سرور حسین بیرسٹر پانی پت خواجہ غلام صمد خلیفہ شجاع الدین بیرسٹر لاہور۔ نواب محمد سجاد علی خان کرنال اور محمد ممتاز علی خان کرنال۔ اس حلقہ انتخاب سے خواجہ غلام صمد کامیاب ہوتے تھے۔ لیکن ان کے انتخاب کے خلاف نواب محمد سجاد علی خان نے عذرداری پیش کی تھی جو الیکشن ٹریبونل نے منظور کر لی تھی۔

رنگون (بذریعہ ڈاک) مجلس وزراء برما کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک گر گئی ہے۔ اب خیال کیا جا رہا ہے۔ کہ برما میں نیشنل گورنمنٹ قائم کی جائے۔ جس میں تمام پارٹیوں کے ارکان شامل ہوں۔ پارٹیوں کے لیڈروں نے اس موضوع پر بحث کرنا منظور کر لیا ہے۔

نئی دہلی ۳۰ اگست۔ ہفتہ مختتمہ ۱۷ اگست میں بلند شہر اور جالاؤں کے اضلاع میں ہیضہ پھوٹ پڑا۔ منگورہ (ریاست صوات) میں بھی ہیضہ کی وبا پھیل گئی ہے چنانچہ ہیضہ کے ۷۶ مریضوں میں سے ۳۰ ہلاک ہو چکے ہیں۔

بمبئی ۲۹ اگست قونصل عراق متعینہ بمبئی نے جدید حکومت عراق کے متعلق ایک اعلان کیا ہے جس میں لکھا ہے کہ حکومت عراق کی غیر ملکی پالیسی وہی ہے جو شاہ فیصل نے اختیار کی تھی۔ تمام وزارتوں نے بر سر اقتدار آنے پر نہ صرف اسے قبول کیا۔ بلکہ اس پر پوری طرح عمل کیا۔ موجودہ وزارت بھی برطانیہ کے ساتھ عراق و برطانیہ کے معاہدہ کی بنیادوں پر دوستانہ تعلقات قائم رکھے گی۔ وہ ترکی۔ افغانستان۔ ایران اور سعودی عرب اور تمام دیگر مشرقی ممالک اور ہمسایہ حکومتوں کے ساتھ بھی دوستانہ تعلقات قائم رکھے گی۔

شملہ ۲۹ اگست۔ پانی پت کے ہندو مسلمان نوجوانوں پر مشتمل ایک یوتھ لیگ قائم کی گئی ہے۔ جو شہر کے فرقہ وار تعلقات کو خوشگوار بنانے کی کوشش کرے گی۔

شنگھائی ۳۰ اگست جاپانیوں کی بمباری سے جو ۳۰ ہوائی جہازوں کے ذریعہ کی گئی۔ سینکڑوں چینی سپاہی ہلاک ہو گئے۔

سری نگر ۳۰ اگست۔ ملاپ ۱۲ر اگست لکھتا ہے کہ مہاراجہ صاحب کشمیر ایک شاہی اعلان کے ذریعہ جموں شورش کے تمام قیدیوں کو غیر مشروط طور پر رہا کر دیں گے۔ پولیس کے لاٹھی چارج کی تحقیق کے لئے ایک کمیشن مقرر کریں گے جس میں سرکاری ممبر بھی ہونگے اور غیر سرکاری بھی۔ نیز وہ یہ اعلان بھی کریں گے کہ گاؤکشی کے جرم کی سزا میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں کی جائے گی۔

مدراس ۲۹ اگست۔ مسٹر یعقوب حسن وزیر پبلک ورکس نے ایک اعلان میں ہندوستان کے قومیت پسند مسلمانوں سے اپیل کی ہے کہ آل انڈیا مسلم لیگ کے اجلاس لکھنؤ میں سب کو شامل ہونا چاہیے۔ تاکہ لیگ کو رجعت پسندوں کے پنجہ سے آزاد کیا جائے۔

جبل پور ۲۹ اگست معلوم ہوا ہے کہ سی پی گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ پولیس کے اخراجات کم کرنے کی غرض سے سوار پولیس ختم کر دی جائے۔ صرف وہی سوار رہنے دیے جائیں۔ جو گورنر اور گورنمنٹ ہاؤس کی حفاظت پر مقرر ہونگے۔ پولیس کے فارغ شدہ سپاہیوں کو کسی دوسرے صنعتی محکمہ میں لگایا جائیگا

واردھا ۲۹ اگست مولانا ابوالکلام آزاد نے گاندھی جی سے ملاقات کے بعد وزارت بمبئی میں ایک اور مسلم وزیر کے اضافہ کے متعلق اظہار خیالات کرتے ہوئے کہا۔ میں نے بمبئی اور پونہ کا سفر اس غرض سے اختیار کیا تھا۔ کہ وزارت بمبئی میں ایک اور ایسے مسلمان کا اضافہ ہو جائے۔ جو کانگرس کی پالیسی اور پروگرام کو تسلیم کرے۔ اسی مقصد کے پیش نظر میں نے متعدد مسلمانوں سے مل کر تبادلہ خیالات کیا۔ لیکن کسی قطعی نتیجہ پر نہیں پہنچ سکا۔ لہذا یہ اضافہ ایک غیر معین مدت کے لئے ملتوی کر دیا گیا ہے۔

شملہ ۳۰ اگست معلوم ہوا ہے۔ کہ ایک پیسہ اور دو پیسہ والے ڈاک کے جدید ٹکٹوں کی فروخت یکم ستمبر سے شروع ہو جائیگی زیادہ قیمت والے ٹکٹ یکم دسمبر سے فروخت ہونے شروع ہونگے۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی